ٹریکٹ نمبر ۱۱

گائے کی ہائے

مترو سُن لو دیسی گائے کی ہائے ÷ اس مین کیا ہے تمہاری ذاتی رائے

پردیسی جی برہمچاری. سُہیل ہند سہسوانی نے سنسار کے اوپکار

کے پریوجن بنایا اور بھرپور شاہ منیجر ٹریکٹ بک سوسائٹی

بزم رحمانی فتحپور رہسوہ کے اہتمام

سے چھپا

فیض عام پریس شاہجہانپور

استتی

پربھو سوامی دین دیال - اد کرپا سے بچانے والے

سچدانند سروپ روپ ہے - انتریامی اور انوپ ہی

تیرے ہی کارن دور دھوپ ہے - ذوالجلال کہلانیوالے

پاپ کا تھا سب جگ مین اندھیرا - سب نے تھا ایشور سے منہ پھیرا

تیرے فضل کا ہوا سویرا - آئے رحمت لانیوالے

آیا عرب مین پیارا رب کا - بگڑا کام بنایا سب کا

نام مٹایا ظلم و غضب کا - دھن قریش گھرانیوالے

کلمہ پڑھ کر کل مین آئے - رحمت حق کے محل مین آئے

سب قرآن کے عمل مین آئے - ہوئے ہدایت پانیوالے

پرتھم ابوبکرؓ نے مانا - پیارے نبیؐ کا سچ فرمانا

دل مین ہوا رحمت کا ٹھکانا - نار کو نور بنانیوالے

لائے عمرؓ بہادر ایمان - سنکر پیارا پیارا قرآن

کئے راکشش لاکھون مسلمان - سیس ایشور کو جھکانیوالے

پھر عثمانؓ غنی ہوئے شامل - ستیہ دھرم مین خوشی سے داخل

کرنے لگے ہر اک کو کامل - حسن و کرم کے خزانیوالے

مولا علیؓ نے گیان جو پایا - یوگ کا ایسا دیا جلایا

جو کوئی اُس پرکاش مین آیا - اُسکو موکش دلانیوالے

بنے ہزارون شِشیہ اور چیلے - رنگ معرفت مین البیلے

لڑے ہزارون سے آپ اکیلے سر مولا کو جھکانیوالے

پردیسی جی داس ہے تیرا۔ دور کر اسکے دل سے اندھیرا
کر پرگٹ کرپا کا سویرا۔ اور رحمت فرمانیوالے

ہائے بزبانی گائے

مجھے کچھ سمجھو یا کچھ جانو۔ لیکن میری امداد کرو
ہون قید بلا و مصیبت مین اللہ مجھے آزاد کرو

گیہون مٹی مین ملتا ہے۔ سرسبز کھیتی ہو جاتا ہے
اک دانہ سے کتنا بڑھتا ہے۔ یہ قاعدہ مجھسے یاد کرو

ہندی جب سل پر پستی ہے۔ تب جوہر اسکا کھلتا ہے
بس جھوٹی رکھشا کر کے۔ یہ ظلم نہ بیداد کرو

جب پتر جنم کو لیتے ہو۔ تو پھر نہ کسی سے لڑو جھگڑو
تم دھرم کو چھوڑ کے اے پیارو۔ دھن مال یون برباد کرو

اگلے پاؤنکے بدلے مین۔ گئو ہو کر بھی کٹتی ہون
جو جیسا کریگا پاویگا۔ یہ نیم تم اپنا یاد کرو

مین کٹ کر جنت جاتی ہون۔ جیتے جی دودھ پلاتی ہون
دیکھو دو فائدے دیتی ہون۔ اب مجھکو [illegible] کرو

گو موت بھی لو گھی دودھ بھی لو۔ تو تمسے مسلمان اچھے نہین
لین گوشت مرا مومن پیارے۔ تو تم انپر فریاد کرو

گر گوشت مسلمان کھاتے ہین۔ صرف ایک ہی حصہ ہے انکا
تم دودھ دہی گھی کھا پی کر۔ یون اپنے دل کو شاد کرو

پردیسی جی نے ستیہ بچن۔ گئو ماتا کا لکھا ہے کتھن
اے آریہ ستر و راضی ہے اس نظم پہ اگر صاد کرو

گئو پکار ست بچار

کب کوئی کسی کا یار ہے۔ سب دنیا ہے مطلب کی

لالچی ہندو میرے بچے مجھے ماتا بناتے ہین
جو ڈالون ناج مین منہ مین۔ تو مجھے لٹھ دکھاتے ہین

گئو شالہ بنا کر۔ خوب ہی خدمت بجاتے ہین
میرے بچے کا حصہ۔ دودھ کا بھی خود اڑاتے ہین

سے بات بڑے غضب کی — سب دنیا ہی الخ

مری ملکی بہن ہین بھینس بکری اونٹنی بھی تو
دیا اُنپر نہین کرتے یہ کیا اندھیر ہے سوچو
جو جیو رکھشا سے مطلب ہے تو حامی انکی بھی تم ہو
مگر ہو پکش پاتی آریو معلوم ہے مجھکو
مرے چیلے سے تکرار ہے دشمنی نکالی کب کی — سب دنیا ہی الخ

بدی جس بدھ مین ہی جسکی موت ٹل سکتی نہین ہرگز
خدا کے حکم بن چیونٹی بھی چل سکتی نہین ہرگز
دیالو کی دیا بن کچھ سنبھل سکتی نہین ہرگز
ہمیشہ آپ سے پیارو وہین پل سکتی نہین ہرگز
یہان ہر کوئی لاچار ہے مجبوری شکتی سب کی — سب دنیا ہی الخ

تمہین مطلب ہے میرے دودھ گھی اور موت گوبر سے
اسی کارن بنے رکھشک مرے تم مال اور زر سے
ہوئی گر ذبح ہاتھون سے مسلمان کے مقدر سے
بنے سینگھون کے کنگھے اور میری کھال سے چرسے
مرا ایسا بڑا بیوپار ہے مین چیز ہون انوٹھی سب کی — سب دنیا ہی الخ

لڑائی جنگ کا قصہ عبث تمنے اوٹھایا ہے
مرے باعث سے لاکھون بھائیونکا دل کھپایا ہے
مجھے انسان کی خدمت کو خالق نے بنایا ہے
کسی نے دودھ گھی میرا کسی نے گوشت کھایا ہے
پردیسی کا تیہ بچار ہو گیا ہی ہی رب کی — سب دنیا ہی الخ

گائے کہان جائے

عرصہ سے مین ۔ کٹتی چلی آتی ہون ۔ مگر کرپالو کی کرپا اور دیالو کی دیا سے میری پودھ برابر قائم ہی ۔ ہندو مسلمان میری برابر سیوا کرتے ہین ۔ آخر جب موت آتی چلتی ہی جسطرح سے انسان کوئی لڑائی مین مرجاتا ہی کوئی ٹھگ سے کوئی تلوار سے کوئی دیوار پر سے گر پڑا یا دیوار اوسپر گر پڑی مر گیا کوئی بخار سے کوئی پلیگ سے ایسے ہی اور ہزارون بیماریان ہین یونہی مجھے بھی بگاڑ پڑ گیا مر گئی ذبح کی گئی اور مر گئی اور ایسے ہی ہزارون عارضے ہین مین کہان تک گنواؤن جب مرنا ہی ٹھیرا تو ذبح ہو کر یا کسی بیماری سے پران ضرور چھوٹینگے تو اب میرے سبب سے تم کیون لڑتے جھگڑتے

ہو مگر پھر مجھے پالو ین ایکدن ضرور مرون گی جسطرح سے ہندو میری سیوا کرتے ہین مجھسے دودھ
دہی کا فائدہ اوٹھاتے ہین اوسی طرح مسلمان مجھکو دانہ دیتے ہین۔ اور مجھسے گوشت کا فائدہ
اوٹھاتے ہین۔ پھر تکرار کاہے کی اگر ہندو پُنرجنم کے قائل ہین۔ تو اُنھین مجھسے کچھ رنج دحمایت
کی ضرورت نہین ہے جو جیسا کرتا ہے ویسا بھوگتا ہے۔ پھر لڑائی کیسی۔ مسلمان سمجھتے
ہین کہ خداوند تعالیٰ نے اُنکی ضرورت کے لئے مجھکو پیدا کیا ہے۔ اسی واسطے یہ مجھکو اپنے
صرف مین لاتے ہین ہندو مجھے جس سبب سے بزرگ سمجھتے ہین۔ مین اونکے واسطے بھی
حاضر ہون۔ مسلمان مجھے جس پہلو سے دیکھتے ہین۔ مین اُنکی ضرورت کو بھی پورا کرتی ہون
کوئی دودھ دہی لیتا ہے اور کوئی گوشت۔ اس ضروری فیصلہ کو مانکر ہندو مسلمان
باہم میرے لئے لڑین جھگڑین نہین۔ کوئی اس فیصلہ سے ناراض ہوکر کہتا ہے۔ اجی ہمتو
اسلئے گائے کو ذبح کرنے کے لئے روکتے ہین کہ دودھ دہی کثرت سے ہوگا۔ اور
دودھ دہی گائیون کے زیادہ کٹنے سے مہنگا ہوگیا ہے۔ زندگی آرام سے نہین گذرتی
تندرستی توانائی قوت وطاقت نہین اگلی سی باتین نہین۔

مجرب جواب

مسلمان بادشاہون کے عہد سلطنت مین میرا گوشت کھانیکا بہت کثرت سے رواج
تھا۔ مگر گھی دودھ بکثرت اور سستا ملتا تھا۔ لیکن اب تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جسقدر موتین
ہوتی ہین۔ اُسیقدر کم وبیش پیدا بھی ہوتی ہین۔ گھی دودھ وغیرہ کے گران ہونیکا
سبب یہ ہے۔ کہ پہلے زمانے مین ریل وغیرہ نہ تھی اسوجہ سے جو چیز جہان پیدا ہوتی
تھی وہین خرچ ہوتی تھی۔ کسی غیر ملک مین نہین جاتی تھی۔ مگر اب ریل ہونے کی
وجہ سے قریب قریب تمام غیر ملکون مین چیز جاتے آنے لگی ہے۔
اصلی سبب یہی ہے۔ جسکو غلطی سے مذہبی آڑ بناکر لڑائی جھگڑا شروع

کر دیا گیا ہے - یہ تجارتی معاملہ ہے - بڑی بڑی کمپنیان جاری ہین - لاکھون کارخانے ہندوستان اور ولایت مین جاری ہین - گھر سے نکل کر انسان باہر پھرتا ہے - تو اُسکو بہت سے تجربے اور گر ہاتھ لگ جاتے ہین - نہ کی جس شخص نے اپنے گھر کے سوا محلہ بھی پورا نہ دیکھا ہو - وہ کیون کر اپنے گھر سے بڑا کسی غیر ملک یا کسی شہر کو سمجھ سکتا ہے -

نہایت ناتجربہ کار اور نادان لوگ ہین - جو ایسا خیال کرتے ہین - کیون جی اچھا یہ تو بتاؤ کہ میرے ذبح ہونے سے اگر دودھ گھی مہنگا ہو گیا تو گیہون - جو وغیرہ کے اوپر کیا آفت پڑی - تیل وغیرہ پر کونسی چھری رکھی گئی - جسکے سبب سے یہ چیزین بھی مہنگی ہو گئین -

جواب یہی دوگے کہ کثرت بیوپار - ریل و تار کے سبب سے یہی قانون ہے ساتھ ہی سمجھ لو - اچھا ایک بات تو بتاؤ کہ پلیگ مین ہزارون لاکھون آدمی مر گئے مگر زمین سستی نہ ہوئی - نہ کپڑا سستا ہوا نہ اناج نہ غلہ نہ جانور - بلکہ اور بھی زیادہ گران ہو گئے - آخر اتنے آدمی مر گئے - بلکہ اور اُن کے حصے رہ گئے اُن کو موجودہ لوگون پر تقسیم کر دیجئے -

مگر مجبوراً اور یقینی آپ یہ کہین گے - کہ پیدا ابھی تو ہوئے - اگر خرچ ہوا تو آمدنی بھی تو ہوئی - اسی طرح یہان بھی خیال کیجئے - کہ جسقدر میری جنس کاٹی گئی - اسی قدر پیدا بھی ہوئی - رہی حساب تفصیل وار ہندو مسلمانون کو سمجھا دیا ہی اب امید ہے - کہ آیندہ فساد نہ ہوگا - اور اگر اب بھی فساد ہوا تو بتاؤ کہ گائے کہان جائے - جواب یہ ہی ہوگا کہ پیٹ مین جسطرح سے سماجی ستروں کی کر یا سے یہ اُپدرو پھیلی ہے -

گئو بچن

گھر جاتا ہے - مر جاتا ہے - کر جاتا ہے سفر
کیا ادہر اُدہر پیشِ نظر کر کے دیکھتا مجھ پہ مہر کے دیکھتا -
مین ہر کر کے دیکھتا - ہوتا دل مین ہر کا گھر
گھر جاتا ہے الخ
تم ہل کر تن من دہن سب مجھپر قربان کرو
لطف پاؤ - دودھ اُڑاؤ گوشت کھاؤ - کاٹو مجھکو بیخطر
گھر جاتا ہے الخ
سرور تجھپر گھر در سب مین اپنا قربان کرون
پہاڑ دیسی جی بتاؤ مجھے آنکر سناؤ اللہ اکبر
گھر جاتا ہے مر جاتا ہے - کر جاتا ہے سفر

گائے کی رائے

بہت سکھ پاتی ہون مین مترو ایشور کی کرپا سے
یون ہی آرام سے تم بھی رہو ایشور کی کرپا سے
تمھاری زندگی مین مین تمہین آرام دیتی ہون
یون ہی آرام تم مجھکو بھی دو ایشور کی کرپا سے
مسلمان گوشت کھاتے ہین تو ہندو دودھ پیتے ہین
زہے قسمت مرے عاشق ہین دو ایشور کی کرپا سے
زمانے سے زمانے مین مرا ہی کارخانہ ہے

ہر اک مت میرا خواہان۔ کیون نہ ہو ایشور کی کرپا ہے

تمہارے واسطے اُتپن کیا ہی مجھکو ایشور نے
بجا لاؤن وہ خدمت جو کہو ایشور کی کرپا ہے

مجھے ہندو مسلمان دونون۔ دل سے دلین رکھتے ہین
یہی عزت مری تم دیکھ لو۔ ایشور کی کرپا ہے

پرکن ہم دیسی جی کا مان لو ہندو مسلمانو
گئو کا دودھ گھی کھاؤ پیو۔ ایشور کی کرپا ہے

انجمن گئو بھکش انوسار

بتلاؤ گئو کھانے مین باپ

تم گائے کو ماتا بتاؤ کچھ گیان سے پتا لگاؤ۔ کہو نہین بیل کو باپ
اک گائے بنا ہے بھائی اک اور جنم مین قصائی تو کاٹا آپ کو آپ
بنے شودر چمار کھا کر مرا جیتا گوشت بھی لا کر اُڑا دیا ناپ شناپ
کبھی بھنگی کی جون مین آئے مردار ہزارون ہی کھائے نہین ہی یہ کچھ پاپ
پردیسی کا ستیہ یہی کہنا ہی تمہارا چلن یہی ہے وید کا ناپ۔ کیا گئو کھانے مین

۵

قیمتی آواز

بزم رحمانی نے جسکا مین ناظم اعلیٰ ہون
اشاعت اسلام کیواسطے کئی واعظ
ملازم رکھے ہین۔ جن صاحبونکو دیہات
وغیرہ مین ضرورت محسوس ہو مطلع
کرین۔ مولنا حافظ مولوی عبدالرحیم
صاحب سفیر بزم رحمانی ہین۔ جملہ
اہل اسلام پر واجب اور لازم ہے کہ
اس انجمن کا خصوصاً مالی امداد سے
ہاتھ بٹاوین۔ اسمین بچونکو سنسکرت
کی تعلیم دیجاتی ہے اور اصول مناظرہ
سکھائے جاتے ہین۔ اور جہان واعظین
کی ضرورت پڑتی ہے بھیجے جاتے ہین۔